7 قبیلے، خانہ بدوش اور مقیم فرقے

4716CH07

شکل-1
قبائلی ناچ،سنتھال لپٹے کاغذ پر قلمی تصویر۔(Scroll Painting)

آپ نے باب 2 '3 اور 4 میں دیکھا کہ کیسے بادشاہتیں ابھریں اور ختم ہوگئیں۔ جب یہ سب کچھ ہو رہا تھا اسی دوران شہروں اور گاؤں میں نئے فنون' دستکاریاں اور پیداواری کام جاری تھے اور ترقی کر رہے تھے۔ صدیوں کی مدت میں کافی اہم سیاسی' سماجی اور معاشی تبدیلیاں بھی رونما ہوئی تھیں مگر سماجی تبدیلی ہر جگہ ایک سی نہیں تھی کیونکہ مختلف قسم کی سوسائٹیاں مختلف انداز میں عمل کرتی ہیں۔ یہ بات سمجھنا ضروری ہے کہ ایسا کیوں اور کیسے ہو رہا تھا۔

برصغیر کے بڑے حصوں میں سماج پہلے ہی سے ورن کے اصول اور قاعدوں میں بٹا ہوا تھا۔ ان اصول وقواعد کو جنھیں برہمنوں نے بنایا تھا، بڑی حکومتوں کے حکمرانوں نے قبول کرلیا تھا۔ اعلا اور ادنا اور امیر وغریب کے درمیان یہ فرق بڑھتا رہا۔ دہلی کے سلطانوں اور مغل بادشاہوں کے دور میں سماج کے مختلف طبقوں میں یہ درجہ بندی اور بڑھی۔

بڑے شہروں سے دور: قبائلی سماج

بہر طور برصغیر میں کچھ دوسرے سماج بھی موجود تھے۔ بہت سے سماج ایسے موجود تھے جو برہمنوں کے بتائے ہوئے اصولوں اور قاعدوں کو نہیں مانتے تھے اور نہ ہی وہ بہت سے غیر مساوی یا اونچے اور نیچے طبقوں میں بٹے ہوئے تھے۔ ایسے سماجوں کو اکثر قبیلے کہا جاتا ہے۔

ہر قبیلے کے لوگ اپنی قرابت داری یا خونی رشتہ کے بندھنوں سے بندھے ہوئے اور متحد تھے۔ بہت سے قبیلوں کا ذریعۂ معاش زراعت تھی۔ کچھ اور قبیلے شکاری اور جنگل کی پیداوار جمع کرنے والے یا گلہ بان تھے۔ اکثر اوقات یہ ان کاموں کو ملا کر بھی کرتے تھے تاکہ جس علاقے میں یہ رہیں وہاں کے تمام قدرتی ذرائع سے پورا پورا فائدہ اٹھا سکیں۔ کچھ قبیلے خانہ بدوش بھی تھے جو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتے رہتے تھے۔ ایک قبائلی گروہ ایسا بھی تھا جو زمینوں اور چراگاہوں کی ملکیت مجموعی یا شرکت میں رکھتا تھا اور پیداوار کو اپنے قبیلے کے خاندانوں میں اپنے مقرر کردہ قاعدوں کے مطابق بانٹ لیتا تھا۔

برصغیر کے مختلف حصوں میں بہت سے بڑے قبیلے بھی پھل پھول رہے تھے۔ یہ زیادہ تر جنگلوں، پہاڑیوں، ریگستانوں اور ایسے مقامات میں آباد تھے جہاں پہنچنا مشکل تھا۔ کبھی کبھی یہ اپنے سے مضبوط ذات پات پر مبنی سماج سے لڑتے بھی تھے۔ بہر طور مختلف طریقوں سے ان قبیلوں نے آزادی برقرار رکھی اور اپنے رہن سہن یا کلچر کو بچائے رکھا۔

مگر ذات پات پر مبنی اور قبائلی دونوں سماج اپنی طرح طرح کی ضرورتوں کے لیے ایک دوسرے پر انحصار بھی کرتے تھے۔ ایک دوسرے سے اختلاف یا جھگڑا اور دوسری طرف دوسرے پر انحصار، اس صورت نے رفتہ رفتہ دونوں سماجوں کو تبدیل ہونے پر مجبور کر دیا۔

برصغیر کے کسی طبعی نقشے پر ان جگہوں کی نشان دہی کیجیے جہاں قبائلی لوگ رہتے ہوں گے۔

قبائلی لوگ کون تھے؟

اس دور کے مورخ اور سیاح قبیلوں کے بارے میں بڑی ناکافی معلومات فراہم کرتے ہیں۔ کچھ کو چھوڑ کر قبائلی لوگوں نے کوئی تحریری ریکارڈ بھی نہیں رکھا مگر انھوں نے اپنے بھرپور رسم و رواج اور زبانی روایات کو ضرور برقرار رکھا۔ یہ سب کچھ ہر نئی نسل کو دے دیا جاتا۔ آج کے مورخوں نے قبائلی تاریخیں لکھنے کے سلسلے میں ان زبانی روایات کو بھی استعمال کرنا شروع کر دیا ہے۔

قبائلی لوگ برصغیر کے لگ بھگ ہر خطے میں پائے جاتے تھے۔ مختلف زمانوں میں کسی قبیلے کا علاقہ یا اس کا اثر بدلتا رہتا تھا۔ کچھ زیادہ طاقت ور قبیلوں کا حلقۂ اختیار زیادہ بڑے علاقوں پر تھا۔ پنجاب میں تیرھویں اور چودھویں صدی میں کھوکھر قبیلہ بہت با اثر تھا۔ بعد میں گکّھر قبیلہ زیادہ اہم ہو گیا۔ ان کے سردار کمال خان گکّھر کو شہنشاہ اکبر نے امیر (منصب دار) بنایا۔ مغلوں کے ہاتھوں

2019-20

نقشہ 1-
ہندوستان میں کچھ اہم قبیلوں کے علاقے۔

خیل (کلاں Clan)

کچھ خاندانوں یا کنبوں کا ایک گروہ جو کسی ایک ہی نسل سے تعلق رکھنے کا دعوی کرتا ہے۔ قبائلی تنظیمیں عام طور پر قرابت یعنی خونی رشتے یا خیل (گوتر) وفاداریوں پر مبنی ہوتی ہیں۔

زیر ہونے سے پہلے ملتان اور سندھ میں لنگھا اور ارغن قبیلے بہت بڑے خطوں پر حاوی تھے۔ شمال مغرب میں بلوچ ایک اور بہت بڑا اور طاقت ور قبیلہ تھا۔ یہ قبیلے الگ الگ سرداری میں بہت سے چھوٹے چھوٹے 'خیلوں' **Clans** میں بٹے ہوئے تھے۔ مغربی ہمالیہ کے علاقے میں گڈریوں کا قبیلہ گڈّی رہتا تھا۔ برصغیر کے شمال مشرق میں دور کے بہت بڑے حصے پر بھی قبائلی ہی حاوی تھے۔ ان میں 'ناگا' اہوم اور بہت سے دوسرے قبیلے تھے۔

آج کے بہار اور جھارکھنڈ کے بہت سے علاقوں میں بارھویں صدی تک چیرو سرداری حکمرانیاں قائم ہوگئی تھیں۔ اکبر کے مشہور جنرل راجہ مان سنگھ نے 1591 میں ان پر حملہ کر کے انھیں شکست دی۔ ان سے بڑی مقدار میں مالِ غنیمت تو لیا گیا مگر انھیں پوری طرح تابع نہیں کیا گیا۔ اورنگ زیب کے عہد میں بہت سے چیرو قلعوں پر قبضہ کیا گیا اور ان قبیلوں کو مطیع کر لیا گیا۔ اس خطے کے علاوہ اڑیسہ اور بنگال میں آباد قبیلوں میں منڈا اور سنتھال بھی اہم قبیلے تھے۔

مہاراشٹرا کا مرتفاعی علاقہ اور کرناٹکا کولیوں، برادوں اور کئی دوسرے قبیلوں کا مسکن تھا۔ کولی گجرات کے بھی بہت سے حصوں میں رہتے تھے اور نیچے جنوبی حصے میں کوراگاؤں، ویتراؤں، مارواڑوں اور دوسرے بہت سے قبیلوں کی بڑی آبادیاں تھیں۔

بھیلوں کا بہت بڑا قبیلہ مغربی اور وسطی ہندوستان میں پھیلا ہوا تھا۔ سولھویں صدی کے آخر تک ان میں سے بہت سے لوگ کاشت کار اور زمین دار ایک جگہ آباد ہوگئے تھے۔ پھر بھی بہت سے بھیل خیل اب بھی شکاری اور جنگلی پیداوار جمع کرنے والے ہی تھے۔ گونڈ قبیلے کے لوگ بہت بڑی تعداد میں آج کی چھتیس گڑھ، مدھیہ پردیش، مہاراشٹرا اور آندھرا پردیش ریاستوں میں پائے جاتے تھے۔

خانہ بدوش اور گشتی لوگ کیسے رہتے تھے؟

خانہ بدوش گڈریے اپنے جانوروں کے ساتھ دور دور مقامات میں گھومتے رہتے تھے۔ یہ لوگ دودھ اور جانوروں سے حاصل ہونے والی دوسری پیداواروں پر زندگی گزارتے تھے۔ یہ اون، گھی وغیرہ کا مقیم زراعت پیشہ لوگوں سے اناج، کپڑے، برتنوں اور دوسری پیداواروں سے لین دین بھی کر لیتے تھے۔ یہ لوگ ان چیزوں کی خرید وفروخت ایک سے دوسری جگہ سفر کرتے ہوئے کرتے رہتے اور ان کا سامان ان کے جانوروں پر لدا ہوا ان کے ساتھ گھومتے رہتے تھے۔

شکل-2
بھیل رات کو ہرنوں کا شکار کرتے ہوئے۔

شکل-3
گشتی تاجروں کا ایک مستقل سلسلہ ہندوستان کو بیرونی دنیا سے جوڑے رکھتا تھا۔ یہاں آپ اخروٹ جمع کر کے اونٹوں پر لادتے ہوئے دیکھ رہے ہیں۔ وسط ایشیا کے تاجر یہ چیزیں ہندوستان لاتے تھے۔ بنجارے اور دوسرے تاجر انھیں مقامی بازاروں میں پہنچاتے تھے۔

بنجارے خاندان خانہ بدوش تاجروں کا سب سے اہم گروہ تھے۔ ان کا کارواں 'ٹانڈا' کہلاتا تھا۔ سلطان علاء الدین خلجی (باب 3) نے ان بنجاروں کو شہروں تک اناج پہنچانے میں استعمال کیا۔ شہنشاہ جہاں گیر نے اپنی سوانح میں لکھا ہے کہ بنجارے اپنے بیلوں پر اناج لاد کر مختلف جگہوں سے لاکر شہروں میں بیچتے تھے۔ فوجی مہموں میں مغل فوجوں کو غلّہ پہنچاتے تھے۔ کسی بڑی فوج کے ساتھ 100,000 بیل غلّہ ڈھونے کے لیے ہو سکتے تھے۔

خانہ بدوش اور دورہ کرنے والے گروپ Nomads and itinerant groups

خانہ بدوش گھومنے پھرنے والے لوگ ہوتے ہیں۔ ان میں سے بہت سے گڈریے ہوتے ہیں جو اپنے ریوڑوں اور گلوں کے ساتھ ایک چراگاہ سے دوسری چراگاہ تک گھومتے ہیں۔ اس طرح کچھ دورہ کرنے والے itinerant گروپ ہوتے ہیں جیسے دستکار، پھیری والے اور تفریحی کام کرنے والے۔ یہ بھی اپنے اپنے پیشیوں کے کام انجام دیتے ہوئے ایک سے دوسری جگہ سفر کرتے رہتے ہیں۔ خانہ بدوش اور دورہ کرنے والوں کے گروپ بعض جگہوں پر ہر سال آتے ہیں۔

بنجارے

پیٹر منڈی ایک انگریز تاجر جو سترھویں صدی کے ابتدائی حصے میں ہندوستان آیا تھا، اس نے بنجاروں کا اس طرح بیان کیا تھا۔

صبح کے وقت ہم نے بنجاروں کے ایک ٹانڈے کو دیکھا جس میں 14,000 بیل تھے جو سب غلوں سے لدے ہوئے تھے جیسے گیہوں، چاول ...... یہ بنجارے اپنے کنبے بھی ساتھ رکھتے ہیں۔ بیویاں بچے۔ ایک ٹانڈہ کئی خاندانوں کا ہوتا ہے۔ ان کی زندگی کا انداز بالکل ویسا ہی ہوتا ہے جیسا سامان ڈھونڈنے والوں کا جو متواتر ایک جگہ سے دوسری جگہ حرکت کرتے رہتے ہیں۔ بیل ان ہی کی ملکیت ہوتے ہیں۔ انھیں کبھی کبھی تاجر کرائے پر بھی لے لیتے ہیں مگر عام طور پر یہ خود ہی تاجر ہوتے ہیں۔ یہ ان جگہوں سے اناج خریدتے ہیں جہاں سستا ہوتا ہے اور وہاں بیچتے ہیں جہاں مہنگا ہوتا ہے۔ یہاں سے یہ ہر وہ چیز اپنے بیلوں پر خرید کر لادلیتے ہیں جو منافع کے ساتھ کہیں اور بیچی جاسکتی ہے۔ کسی ٹانڈا میں 600 سے 700 تک لوگ ہوسکتے ہیں ...... یہ لوگ 6 سے 7 میل سے زیادہ دن بھر میں سفر نہیں کرتے۔ یہ بھی ٹھنڈے موسم میں اپنے بیلوں پر سے بوجھ اتار کر انہیں چرنے کے لئے چھوڑ دیتے ہیں کیونکہ یہاں زمین بہت ہے اور انھیں کوئی روکنے ٹوکنے والا نہیں ہے۔

معلومات کیجیے کہ آج کل اناج کس طرح گاؤں سے شہروں میں پہنچایا جاتا ہے۔ یہ بنجاروں کے انداز سے کتنا ملتا جلتا اور کتنا مختلف ہے؟

بہت سے گڈریا قبیلے جانور، جیسے مویشی یا گھوڑے پالتے تھے اور انھیں خوش حال لوگوں کو بیچتے بھی تھے۔ چھوٹے موٹے پھیری لگانے والوں کے مختلف ذاتوں کے گروہ گاؤں گاؤں گھومتے تھے۔ یہ لوگ رسی، ڈوری، تنکوں کی چٹائیاں، نرکل اور موٹے ٹاٹ کے بورے بناتے اور بیچتے تھے۔ کبھی کبھی بھکاری بھی گشت لگانے والے چھوٹے موٹے تاجر کا کردار ادا کرتے تھے۔ تفریح کرانے والوں کی بھی ذاتیں تھیں جو مختلف شہروں اور گاؤوں میں ذریعۂ معاش کے لیے اداکاری کرتے تھے۔

شکل-4
کانسے کا مگرمچھ، کٹیا کونڈ قبیلہ، اڑیسہ۔

بدلتے سماج: نئی ذاتیں اور درجہ بندیاں

جیسے جیسے معاشرہ اور اس کی ضروریات بڑھیں، ویسے ہی نئی صلاحیتوں اور تربیت والے لوگوں کی ضرورت بھی بڑھی۔ ورنوں میں چھوٹی ذاتیں یا جاتیاں پیدا ہوئیں۔ مثال کے طور پر خود برہمنوں میں نئی ذاتیں ظاہر ہوئیں۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ بہت سے قبیلے اور سماجی گروہ کو ذات پر منحصر سماج میں داخل کر کے انھیں 'جاتی' کا درجہ دے دیا گیا۔ مخصوص مہارتوں والے کاریگروں، لوہار، بڑھئی اور راج گیر کو بھی برہمنوں نے علاحدہ ذاتوں کے روپ میں شناخت کرنا شروع کر دیا۔ اب ورنوں کی بجائے سماجی تنظیم کی بنیاد ذاتیں ہوگئیں۔

جاتی بحث ومباحثہ۔

ترو چیراپلی (آج کل تامل ناڈو) تعلقہ میں اویا کونڈن اودیار میں ملے بارھویں صدی کے ایک کتبے میں برہمنوں کی ایک سبھا (باب 2) میں ایک کارروائی بیان کی گئی ہے۔

ان لوگوں نے ایک گروپ کے درجے پر مباحثہ کیا جسے راتھاکار، (لفظی معنی رتھ بنانے والے) کہتے ہیں۔ انھوں نے ان (اس گروپ کے) لوگوں کے پیشے طے کیے جن میں عمارتی کام کرنا، گاڑیاں اور رتھ بنانا، مندروں کے لیے ایسے دروازے بنانا جن میں مجسمے ہوں، قربانیاں ادا کرنے کے لیے لکڑی کا سامان بنانا، منڈپ تعمیر کرنا، بادشاہ کے لیے زیورات بنانا شامل تھے۔

کھتریوں میں نئے راجپوت خیل گیارھویں اور بارھویں صدی تک طاقت ور ہو گئے ۔ یہ مختلف آبائی سلسلوں سے تعلق رکھتے تھے، جیسے ہن، چنڈیل اور چالوکیا وغیرہ۔ ان میں سے کچھ تو پہلے قبیلے تھے۔ ان میں سے بہت سے گوتر راجپوت مانے جانے لگے۔ یہ لوگ رفتہ رفتہ پرانے حکمرانوں کی جگہوں پر خصوصاً زراعتی علاقوں میں پہنچ گئے، یہاں ترقی پذیر سماج ابھر رہا تھا اور حکمراں اپنی دولت کو ایک مضبوط حکومت قائم کرنے میں صرف کر رہے تھے۔

راجپوت خیلوں یا گوتروں کا حکمراں کی حیثیت تک پہنچ جانا قبیلے کے لوگوں کے لیے ایک قابلِ تقلید مثال بن گیا۔ آہستہ آہستہ بہت سے قبیلے برہمنوں کی مدد سے ذات پات نظام کا حصہ بن گئے مگر صرف آگے رہنے والے یا بااثر خاندان ہی حکمراں طبقے میں شامل ہو سکے۔ ان میں سے بڑی اکثریت ذات پات نظام میں کمتر 'جاتی' کی حیثیت میں رہی۔ دوسری طرف پنجاب، سندھ اور شمال مغرب سرحد کے بہت سے بااثر قبیلوں نے بہت پہلے اسلام قبول کر لیا تھا۔ انھوں نے ذات پات کے نظام کو رد کر دیا تھا۔ کٹر ہندو نظام میں بیان کیا گیا ذات پات کا درجاتی نظام ان علاقوں میں بہت وسیع پیمانے پر تسلیم نہیں کیا جاتا تھا۔

شکل-5
ایک گونڈ عورت

حکومتوں کے وجود میں آنے کا گہرا تعلق قبائلی لوگوں میں سماجی تبدیلی آنے سے ہے۔ تاریخ کے اس اہم حصے سے دو مثالیں نیچے دی جا رہی ہیں۔

ایک عمیق نظر

گونڈ

گونڈ ایک وسیع جنگل والے علاقے میں رہتے تھے جسے 'گونڈوانہ' کہتے تھے، جس کے معنی ہیں وہ ملک جس میں گونڈ آباد ہیں۔ یہ لوگ مقام بدل کر کھیتی کیا کرتے تھے۔ بہت بڑا گونڈ قبیلہ کئی چھوٹے چھوٹے خیلوں (گوتروں) میں بٹا ہوا تھا۔ ہر خیل کا اپنا الگ راجا یا رائے ہوتا تھا۔ اس زمانے میں جب دہلی کے سلطانوں کی طاقت کمزور ہو رہی تھی، کچھ بڑی گونڈ بادشاہتوں نے چھوٹے سرداروں پر گرفت کرنی شروع کر دی تھی۔ اکبر نامہ اکبر کے دورِ حکومت کی تاریخ میں گونڈوں کی ایک بادشاہت کا ذکر ہے جس کا نام 'گڑھ کاٹنگا' تھا اور اس میں 70,000 گاؤں تھے۔

مقام بدل کر کھیتی

پہلے کسی علاقے کے جنگل کے پیڑ اور جھاڑیاں کاٹ کر جلا دی جاتی ہیں راکھ میں فصل بوئی جاتی ہے، جب اس ٹکڑے کی زرخیزی ختم ہونے لگتی ہے تو کوئی دوسرا زمین کا قطعہ صاف کیا جاتا ہے اور اسی طرح بوائی ہوتی ہے۔

ان بادشاہتوں کی انتظامیہ میں رفتہ رفتہ مرکزیت آتی جا رہی تھی۔ بادشاہت مختلف 'گڑھوں' میں بٹی ہوئی تھی۔ ہر گڑھ پر ایک مخصوص گونڈ خیل تسلط رکھتا تھا۔ گڑھ اور آگے بڑھ کر 84 گاؤں کی اِکائی میں بانٹا گیا تھا جسے 'چورسی' کہتے تھے۔ چورسی کو پھر بارہ بارہ گاؤں میں بانٹا گیا تھا جو بارہوٹ کہلاتا تھا۔

بڑی ریاستوں کے وجود میں آنے سے گونڈ سماج کی صورت میں تبدیلی پیدا ہوگئی۔ بنیادی طور پر ان کے برابری سماج میں غیر مساوی سماجی طبقے وجود میں آنے لگے۔ گونڈ راجاؤں سے برہمنوں کو زمین کے عطیات ملنے لگے اور یہ زیادہ بااثر ہو گئے۔ اب گونڈ سرداروں کی خواہش ہوئی کہ انھیں راجپوت مانا جائے چنانچہ 'گڑھ کاٹنگا کے گونڈ راجا امان داس نے سنگرام شاہ کا لقب اپنا لیا۔ اس کے بیٹے دلپت نے مہوبا کے چندیل راجپوت راجا سالباہن کی بیٹی درگاوتی سے شادی کی۔

نقشہ 2 گونڈوانہ

دلپت جلدی مر گیا، مگر درگاوتی جو بڑی قابل عورت تھی اس نے اپنے پانچ سالہ بیٹے بیر نرائن کی طرف سے حکومت شروع کی۔ اس کے دور حکومت میں بادشاہت اور وسیع ہوئی۔ 1565 میں مغل فوجوں نے آصف خان کی سربراہی میں اس پر حملہ کیا۔ درگاوتی کی طرف سے سخت مدافعت ہوئی۔ اسے شکست ہوئی تو اس نے ہتھیار ڈالنے کے بجائے مرنا پسند کیا۔ اس کا بیٹا بھی جلدی ہی لڑتا ہوا مارا گیا۔ گڑھ کاٹنگا کافی امیر ریاست تھی۔ یہ جنگلی ہاتھی پکڑتے اور انھیں

شکل 6
منقش دروازہ گونڈ قبیلہ بستر کا علاقہ مدھیہ پردیش۔

2019-20

دوسری ریاستوں کو برآمد کرتے۔ اس سے ریاست کی بڑی آمدنی ہوتی تھی۔ جب مغلوں نے گونڈوں کو شکست دی ہے تو انھوں نے سکوں کے ایک بڑے خزانے اور بہت سے ہاتھیوں پر مالِ غنیمت کے طور قبضہ کیا۔ انھوں نے بادشاہت کے ایک حصے کو اپنی سلطنت میں ملالیا اور باقی حصہ بیر نرائن کے چچا چندر شاہ کو دے دیا۔ گڑھ کاٹنگا کی شکست کے باوجود گونڈ ریاستیں کچھ عرصے تک باقی رہیں۔ بہرطور یہ بہت کمزور ہوگئیں اور بعد میں مضبوط اور طاقت ور بندیلوں اور مراٹھوں کے خلاف ناکام کوششیں کرتی رہیں۔

مباحثہ کیجیے کہ مغل گونڈوں کی زمینوں میں کیوں دلچسپی رکھتے تھے؟

آہوم

آہوم بارھویں صدی میں آج کے میانمار کے علاقے سے ہجرت کرکے برہم پتر اوادی میں پہنچے۔ انھوں نے یہاں کے پرانے سیاسی نظام 'بھوئیاں' (زمینداروں) کو کچل کر ایک ریاست بنائی۔ سولھویں صدی کے درمیان انھوں نے چھوٹیاوں کی ریاست کو (1523) اور کوچ ہاجو کی ریاست (1581) میں اپنی ریاست میں شامل کیا اور بہت سے قبیلوں کو مطیع بنالیا۔ آہوموں نے ایک بڑی ریاست قائم کرلی اور اس کے لیے انھوں نے 1530 کے دہوں سے ہی بارودی ہتھیار استعمال کرنے شروع کردیے تھے۔ 1660 تک تو یہ بہت اعلا درجے کا بارود اور توپیں بنا سکتے تھے۔

نقشہ-3

مشرقی ہندوستان کے قبیلے۔

بہرحال آہوموں کو جنوب مغرب کی طرف سے بہت سے حملے برداشت کرنے پڑے۔ 1662 میں میر جملہ کی سرداری میں مغلوں نے اہوم کی سلطنت پر حملہ کیا۔ پوری بہادری سے مدافعت کرنے کے باوجود آہوم ہار گئے۔ مگر اس علاقے پر مغلوں کا براہِ راست تسلط زیادہ عرصے تک برقرار نہ رہ سکا۔

آہوم ریاست جبریہ مزدوری پر قائم تھی۔ ریاست کے لیے جبریہ مزدوری کرنے والوں کو پیک Paik کہا جاتا تھا۔ آبادی کی مردم شماری کی گئی تھی۔ ہر گاؤں

کو باری باری ایک متعینہ تعداد جبریہ مزدوروں کی بھیجنی ہوتی تھی۔ بہت زیادہ گنجان آبادی والے علاقوں سے لوگوں کو چھدری یا منتشر آبادی والے علاقوں کی طرف منتقل کیا جاتا تھا۔اس طرح آہوم خیل یا گوتر ٹوٹ گئے۔سترھویں صدی کے پہلے نصف زمانے تک انتظامیہ میں کافی مرکزیت آگئی تھی۔

جنگ کے دوران لگ بھگ سارے جوان مرد فوجی خدمت انجام دیتے تھے۔دوسرے وقتوں میں یہ لوگ باندھ بناتے آبپاشی کے منصوبوں کی تعمیر کرتے اور دوسرے عوامی کام انجام دیتے تھے۔اہوموں نے چاول کی کاشت کے نئے طریقے شروع کیے۔

آہوم سماج خیلوں میں بنٹا ہوا تھا۔ان میں کاریگروں کی ذاتیں کم تھیں اس لیے ان کے کاریگر پاس پڑوس کی ریاستوں سے آتے تھے۔خیل عام طور پر کئی گاؤں پر گرفت رکھتا تھا۔کسان کو گاؤں کا سماج زمین دیتا تھا۔سماج کی مرضی کے بغیر بادشاہ بھی اس زمین کو کسان سے واپس نہیں لے سکتا تھا۔

شروع میں آہوم لوگ اپنے قبائل دیوی دیوتاؤں کی پوجا کرتے تھے۔بہر حال سترھویں صدی کے پہلے نصف حصے میں برہمنوں کا اثر بڑھا۔برہمنوں اور مندروں کو بادشاہوں نے زمینیں دیں۔سب سنگھ کے دور حکومت (1744-1714) میں ہندو مذہب یہاں کا غالب مذہب ہو گیا۔ مگر آہوم بادشاہوں نے ہندو مذہب قبول کر لینے کے بعد بھی اپنے روایتی عقیدوں کو نہ چھوڑا۔

آہوم سماج بہت مہذب سماج تھا۔شاعروں اور عالموں کو زمینی عطیات دیے جاتے تھے۔ تھیٹر کی ترغیب دی جاتی تھی۔سنسکرت کی اہم کتابوں کا مقامی زبان میں ترجمہ کیا گیا۔تاریخی کتابیں، جنھیں برنجی کہا جاتا تھا، پہلے آہومی میں اور پھر آسامی میں لکھی گئیں۔

شکل 7
کان کا زیور کوبوٹی ناگا قبیلہ منی پور

؟
آپ کا کیا خیال ہے، مغلوں نے آہوموں کے علاقے کو کیوں فتح کرنا چاہا؟

خلاصہ

برصغیر کے جس دور کا ہم مطالعہ کر رہے ہیں اس میں کئی خاص سماجی تبدیلیاں رونما ہوئیں۔ورنوں پر مبنی سماج اور قبائلی لوگ برابر ایک دوسرے کے تعلق میں آتے رہے اور ایک دوسرے پر اثر ڈالتے رہے۔اس آپسی لین دین سے دونوں قسم کے سماجوں میں تبدیلی بھی آئی اور انھوں نے خود کو نئے انداز میں ڈھالا بھی۔بہت سے مختلف قبیلے تھے جنھوں نے زندگی گزارنے کے لیے طرح طرح کے کام اپنائے۔ایک عرصے میں ان میں سے بہت سے قبیلے ذات پات پر مبنی نظام میں شامل ہو گئے۔کچھ دوسروں نے ذات پات اور کٹر ہندو مذہب کو مسترد کر دیا۔کچھ قبیلوں نے بڑی بڑی

حکومتیں بھی قائم کیں جن کی انتظامیہ بہتر طریقہ پر اپنے فرائض انجام دیتی تھی۔ اس طرح یہ سیاسی طور پر طاقت ور ہو گئے اور اس کے نتیجے میں انھیں زیادہ بڑی اور زیادہ پیچیدہ قسم کی بادشاہتوں اور سلطنتوں سے جنگ کرنی پڑی۔

منگول

اپنے اٹلس میں منگولیا کو تلاش کیجیے۔ گڈریوں، شکاروں اور جنگلی پیداوار جمع کرنے والوں میں سب زیادہ جانے پہچانے لوگ تاریخ میں منگول ہی ہیں۔ یہ لوگ وسط ایشیا کے وسیع گھاس کے میدانوں میں اور شمال بعید کے جنگلی علاقوں میں رہتے تھے۔ 1206 تک چنگیز خان نے منگولوں اور ترکی قبیلوں کو ایک متحدہ اور مضبوط فوجی طاقت میں بدل دیا۔ اپنی موت 1227 تک وہ بہت وسیع علاقوں کا حکمراں بن چکا تھا۔ اس کے جانشینوں نے ایک وسیع سلطنت قائم کی۔ مختلف اوقات میں اس سلطنت کی حدود میں روس کے کچھ حصے، مشرقی یوروپ، چین اور مغربی ایشیا کا بڑا حصہ شامل تھا۔ منگولوں کے پاس ایک بہت منظم فوج اور انتظامی طریقہ کار تھا۔ یہ مختلف لسانی اور مذہبی گروپوں کی حمایت یا مدد پر مبنی تھا۔

کہیں اور

ذرا تصور کیجیے

آپ کسی خانہ بدوش سماج کے ممبر ہیں جو ہر تین مہینے بعد کہیں دوسری جگہ منتقل ہو جاتے ہیں۔ یہ آپ کی زندگی کو کتنا بدل دے گا؟

ذرا یاد کریں

1- مندرجہ ذیل کا میلان کیجیے:

گڑھ	خیل
ٹانڈا	چورسی
مزدور	کارواں
کلان Clan خیل	گڑھ کاٹنگا
سب سنگھ	اہوم ریاست
درگاوتی	پیک

2019-20

2- خالی جگہوں کو پر کیجیے:

(a) ورنوں میں ابھرنے والی نئی ذاتیں......کہلاتی تھیں۔

(b)......آہوموں کی لکھی ہوئی تاریخی کتابیں تھیں۔

(c)......میں بیان کیا گیا ہے کہ گڑھ کاٹنگا میں 70,000 گاؤں تھے۔

(d) جیسے جیسے قبائلی ریاستیں بڑی اور طاقت ور ہوئیں انھوں نے ......اور......کو زمین کے عطیات دینے شروع کیے۔

3- بتائیے یہ صحیح ہے یا غلط۔

(a) قبائلی سماج بہت کار آمد زبانی روایات رکھتے تھے۔

(b) برصغیر کے شمال مغربی حصوں میں قبائلی سماج نہیں تھے۔

(c) گونڈ ریاستوں میں 'چورسی' میں بہت سے شہر ہوتے تھے۔

(d) بھیل برصغیر کے شمال مشرق حصے میں رہتے تھے۔

4- خانہ بدوش گڈریوں اور مقیم کھیتی باڑی کرنے والوں کے درمیان کن چیزوں کا لین دین ہوتا تھا۔

کلیدی الفاظ

ورن

جاتی

ٹانڈا

گڑھ

چورسی

بارہوٹ

بھوئیاں

پیک

خیل

برانجی

مردم شماری

ہمیں سمجھ لینا چاہیے

5- آہوم ریاست کی انتظامیہ کو کس طرح منظّم کیا گیا تھا؟

6- ورن کی بنیاد پر مبنی سماج میں کیا تبدیلیاں پیدا ہوئیں؟

7۔قبائلی سماج ریاست کے روپ میں منظّم ہونے کے بعد کیسے بدل گئے؟

آیئے مباحثہ کریں

8۔کیا بنجارے معیشت کے لیے اہم تھے؟

9۔گونڈوں کی تاریخ آہوموں سے کس طرح مختلف تھی؟ کیا ان میں کوئی یکسانیت تھی؟

آیئے کچھ کریں؟

10۔ اس باب میں جن قبیلوں کا ذکر ہوا ہے انھیں ایک نقشے پر دکھایئے۔ کنہیں دو کے بارے میں بتایئے کہ کیا ان کے رہن سہن کا انداز اس علاقے کے جغرافیائی حالات اور ماحولی کیفیت کے اعتبار سے مناسب تھا۔

11۔ قبائلی آبادیوں کے سلسلے میں آج کی حکومت کی پالیسیوں کی معلومات جمع کیجیے اور ان پر ایک مباحثے کا انتظام کیجیے۔

12۔ برصغیر میں خانہ بدوش گڈریوں کے آج کے گروہوں کے بارے میں اور معلومات حاصل کیجیے۔ یہ کون کون سے جانور رکھتے ہیں؟ اور یہ گروہ کن کن علاقوں کا چکر لگاتے رہتے ہیں؟